رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہفت روزہ اخبار

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۴

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور ہفتہ زیر اشاعت میں لاہور تشریف لے گئے۔ اور بخیریت تمام ۱۰ دسمبر کو بوقت مغرب موٹر میں واپس رونق افروز دارالامان ہوئے ؛

دوسری اطلاع

(۱)

جن خریداران فاروق کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے۔ اگر وہ فاروق کا واجبی حق سمجھتے ہوں۔ تو ارسال فرما کر ثواب حاصل کریں۔ ان کی فہرست گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے

(۲)

جن خریداران کا فاروق کے ذمہ چندہ ہے۔ اور ان کی فہرست بھی شائع کر دی تھی۔ اس میں سے جن اصحاب نے اپنا چندہ واپس مانگا ہے ان کو انشاء اللہ جنوری میں بھیج دیا جائیگا۔ (ایڈیٹر فاروق)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء منگل۔ بدھ۔ جمعرات مقرر کیگئی ہیں۔ احباب مطلع رہیں ؛

خاص اعلان

آج کل کثرت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کے دانتوں اور مسوڑوں سے خون اور پیپ نکلتی ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کے دانتوں کو کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے۔ تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت عہ ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے

گولڈن :- یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھانے میں آسانی کے خیال سے خوبصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ جسمانی اور عصبی۔ دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے یہ گولیاں سونا۔ مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں۔ قیمت ۔ ۴ گولیاں دو روپیہ۔ رنگ کو سُرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے ؛

روغن حیات :- یہ عجیب و غریب روغن جو سات پھلوں میں ۴۰ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے فوائد فاروق مذہبی پرچہ ہونے کے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا صرف اتنا عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے +

خاکسار فقیر احمد خان احمدی سند یافتہ میڈیکل کالج لاہور ماہر امراض دندان

جالندھر چھاؤنی۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء جماعت احمدیہ قادیان

وقت	عنوان	موضوع	لیکچرار
		۲۶ر دسمبر بروز منگل	
		اجلاس اوّل	
½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک		تلاوت و نظم	
۱۰ ؍ ؍ ½۱۰ بجے تک	ہستی باری تعالیٰ	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و دعا	
½۱۰ ؍ ؍ ۱۲ بجے تک		وجود باری تعالیٰ کے متعلق دلائل علم النفس کی روشنی میں	جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	تہذیب	معاملات لین دین میں افراد کیلئے اسلامی احکام کی پابندی یا مغربی تمدن کی آزادی تہذیب کے اعلیٰ مقاصد اعلیٰ کو پورا کرتی ہے	جناب مفتی محمد صادق صاحب
		ایک بجے سے ۳ بجے تک نماز ظہر و عصر	
		اجلاس دوم	
۳ بجے سے ½۳ بجے تک		تلاوت و نظم	
½۳ بجے سے ½۴ بجے تک	فلسفہ احکام شریعت	اسلامی روزہ کی امتیازی حیثیت اور اس کے آداب	جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
½۴ بجے سے ½۵ بجے تک	تبلیغ اسلام	یورپ میں نومسلمین پر اسلامی تعلیم کا اثر کس حد تک ہے۔ اور آیا یہ اثر آئندہ کے لئے امید افزا ہے۔	جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء
½۵ بجے سے ½۶ بجے تک	صداقت مسیح	پیشگوئی متعلق پنڈت لیکھرام	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
		۲۷ر دسمبر بروز بدھ	
		اجلاس اوّل	
½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک		تلاوت و نظم	
۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک	دیگر مذاہب پر تبصرہ	تھیاسوفی کے اصول اور ان کا ماخذ	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ
۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک	اجراء نبوت	حقیقت نبوت کی رُو سے	جناب مولوی غلام احمدؐ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	ترقی سلسلہ احمدیہ	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کے متعلق پیشگوئیاں اور جس جس رنگ میں ان کا ظہور باوجود مخالفانہ حالات کے ہو چکا ہے۔	جناب عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
		ایک بجے سے ۳ بجے تک نماز ظہر و عصر	
		اجلاس دوم	
۳ بجے سے ½۳ بجے تک		تلاوت و نظم	
		½۳ بجے سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی	
		۲۸ر دسمبر بروز جمعرات	
		اجلاس اوّل	
½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تبلیغ اسلام	تلاوت و نظم	
۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک		میرے قیام انگلستان کے تاثرات	جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق مبلغ لنڈن

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک وقفہ برائے نماز جمعہ

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک مسئلہ خلافت پر تقریر

۱ بجے سے ۲ بجے تک نماز ظہر و عصر

۲ بجے سے ½۳ بجے تک تلاوت و نظم

½۳ بجے سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی

خاکسار رشید علی عفی عنہ ناظم جلسہ

- جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ انگلستان ہوا۔ جناب مولوی صاحب ۱۰ اور ۱۱ دسمبر کے درمیانی شب کو بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۳ء

فاروق کے متعلق تیسرا اعلان

میں گذشتہ اشاعتوں میں فاروق کے متعلق یہ اعلان کر چکا ہوں۔ کہ بوجہ کمی خریداران وقرضہ بذمہ فاروق جس کی تعداد ساڑھے سات سو روپیہ ہے۔ مجبوراً جنوری ۳۴ء سے فاروق بند کر دیا جائیگا۔ اور ۱۵ دسمبر کے پرچہ میں جس قدر چندہ فاروق بذمہ خریداران ہے۔ ان سب بقایا داران کے نام اور جو چندہ ان کے ذمہ واجب اور بقایا ہے درج کر دیا ہے۔ یہ کل چندہ مبلغ ۱۰-۱۶۱۴ روپیہ واجب الوصول ہے۔ اور ایک فہرست ان خریداران کی لکھدی ہے جن کا چندہ ادا شدہ ختم نہیں ہوا۔ وہ اپنا بقایا چندہ بصورت نقدی یا خرید کتب وصول فرمالیں۔ آج اس اعلان کے ذریعہ میں فاروق کی سالانہ آمدنی اور خرچ کا حساب ناظرین فاروق کے سامنے پیش کر دیتا ہوں جس کے ملاحظہ کے بعد وہ خود غور فرما سکتے ہیں۔ کہ اس آمدنی پر اور اس قلیل خریداری پر کوئی اخبار دنیا میں کبھی چل سکتا ہے؟ اور کیا ان حالات میں فاروق جاری رکھا جا سکتا ہے؟

اکثر احباب کو یاد ہوگا۔ کہ چند سال ہوئے سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فاروق و نور اخبارات کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان اخبارات کی اشاعت ایک ایک ہزار کر دو۔ ورنہ میں تمہارے چندوں میں سے جس قدر ایک ہزار سے کم خریدار رہیں گے۔ اس قدر رقم کاٹ کر ان اخبارات کو دیدوں گا۔ حضور کے اس ارشاد پر بہت تھوڑے دوستوں نے عمل کر کے خریداری بڑھائی تھی۔ جو زیادہ سے زیادہ قریب ۸۰ یا ۹۰ کے جدید خریدار ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق میرا حق تھا۔ کہ میں حضور سے درخواست کر کے ایک ہزار خریدار سے جس قدر کم تھے۔ ان کی رقم ان کے چندوں میں سے وضع کرا کر پورے ہزار خریدار لے لیتا۔ مگر میں نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ میں حضور کو اس کے بارے میں عرض کر کے قوم کے چندوں میں سے رقم کٹوا کر اپنا ہزار خریدار پورا کر لوں۔ میں یاد دہانیاں اخبار میں کراتا رہا۔ کہ اس کی خریداری بہت کم ہے۔ احباب اگر ذرا بھی توجہ کریں۔ تو ہر خریدار ایک ایک دو خریدار اپنے اثر سے پیدا کر کے ہزار کی تعداد پوری کر دیں۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس ہی ہوتا رہا۔ کہ بجائے توسیع اشاعت کے ہر دفعہ وی پی کرنے پر خریدار کم ہی ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ گھٹتے گھٹتے اس سال میں صرف تین سو (۳۰۰) خریدار رہ گئے۔ جس سے میں نے سمجھ لیا۔ کہ قوم کو سلسلہ کیلئے ایک سے زیادہ اخبارات کی ضرورت نہیں۔ اور اس طرح فاروق کا قوم پر ایک بوجھ ہے۔ جس کو وہ کھل کر تو کہہ نہیں سکتی۔ مگر عملاً مبتلا رہی ہے۔ کہ کسی اخبار کی اسکو حاجت نہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ فاروق کو بند کر کے قوم کو اس زائد بوجھ سے سبکدوش کر دیا جائے۔

میں ان بعض دوستوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے فاروق کا یہ اعلان ملاحظہ فرما کر کہ وہ جنوری ۳۴ء سال شروع سے بند کر دیا جائے گا۔ ہمدردی کے خطوط لکھے۔ اور خریدار پیدا کرنے اور ادائیگی قرضہ کے لئے بھی حسب توفیق امداد دینے کا وعدہ فرمایا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چند افراد کی کوشش اور ہمدردی سے نہ تو ہزار خریدار ہو سکتے ہیں۔ نہ ہی قرضہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اگر میں ان چند خطوط کی بنا پر فاروق کو جاری رکھوں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سو پچاس خریدار جدید مل جائیں گے۔ اور کچھ امدادی رقم ادائیگی قرضہ کے لئے آجائیگی۔ مگر بالآخر یہی حالت رہیگی۔ کہ تین سو سے کچھ اوپر خریدار اگر ہو گئے۔ تو کچھ ان میں سے وصولی چندہ کے وقت کم بھی ہو جائیں گے۔ اور وہی تین سو کے تین سو رہیں گے۔ اس لئے تاوقتیکہ سب موجودہ خریداران فاروق پوری ہمت اور استقلال سے دو۔ دو بھی خریدار جدید پیدا کر دیں۔ تو آٹھ نو سو خریدار ہو سکتے ہیں۔ اور باقی جو ہزار میں سے کم رہیں۔ ان کو جدید خریدار پورا کریں۔

اب رہا ۱۶۱۴ روپیہ جو فاروق کا چندہ بذمہ خریداران باقی ہے۔ اگر یہ بقایا داران وہ سب معاف کر دیں۔ تو ۷۵۰ جو قرضہ بذمہ فاروق ہے۔ اس کا بڑا حصہ ادا ہو کر قریب ۳۰۰ روپیہ کے باقی رہے گا۔ جس کی ادائیگی کی کوئی نہ کوئی صورت خدا تعالیٰ پیدا کر دیگا۔ بہرحال فاروق کی زندگی ہزار خریدار پر منحصر ہے۔ ورنہ موجودہ حالت میں محال بلکہ ناممکن ہے کہ فاروق جاری رہے۔ اب میں سالانہ حساب فاروق کا نیچے لکھتا ہوں۔

تعداد خریداران صرف ۳۰۰ ہے

آمدنی سالانہ

	روپیہ
۳۰۰ سو خریداران کا چندہ بحساب چار روپیہ سالانہ	۱۲۰۰-۰-۰
اس میں سے بقایا بذمہ خریداران جن کی فہرست گذشتہ پرچے میں شائع ہوئی ہے	۴۶۱-۰-۰
باقی کل چندہ وصول شدہ بعد منہائی بقایا چندہ	۷۳۹-۰-۰

خرچ سالانہ

	روپیہ
کاغذ برائے اخبار بحساب بارہ روپیہ ماہوار ایک سال کا	۱۴۴-۰-۰
اُجرت لکھائی کتابت بحساب تیس روپیہ ماہوار ایک سال کی	۳۶۰-۰-۰
اُجرت چھپائی بحساب بتیس ۳۲ روپیہ ماہوار ایک سال کی	۳۸۴-۰-۰
منیجر و ایک جمعدار روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے	۲۸۸
سفر فی احراجات لکھائی چھپائی چٹھی ہائے خریداران وخطوط وغیرہ دو روپیہ ماہوار	۶۰-۰-۰
میزان کل خرچ سالانہ	۱۱۱۶-۰-۰

آمد سالانہ صرف ۷۳۹ روپیہ ہے۔ اور خرچ سالانہ ۱۱۱۶ روپیہ۔ گویا خرچ ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنے ۷۰۰ روپیہ اس سال فاروق کے ذمہ قرض ہو گیا ہے۔ اور ۳۰۰ گذشتہ سالوں کا قرض باقی ہے۔ اس طرح ۱۰۰۰ روپیہ کا فاروق آج زیر بار ہے۔

یہ ایسا صاف اور کھلا حساب ہے۔ کہ جس کا دل چاہے اس پر نکتہ چینی کر کے غلطی ثابت کر دے۔ تو میں ذمہ وار ہوں۔ اس حساب میں کوئی تنخواہ ایڈیٹر یا کسی محرر کی نہیں ہے نہ مینجر کی۔ اخبار کا سارا کام ایڈیٹر کا مینجر کا محرر کا یہاں تک کہ روزانگی ڈاک کا میں اپنے ہاتھ سے کرتا رہا ہوں۔ تب جا کر اتنا نقصان ہوا ہے۔ ورنہ اس سے دو چند نقصان ہوتا۔ اگر کوئی محرر یا مینجر یا ایڈیٹر تنخواہ دار رکھا جاتا۔ میں بلا معاوضہ سب کام ہاتھ سے کر کے آج تک اخبار کو چلاتا رہا ہوں۔ مگر اب میں ہار گیا۔ اور مجبور ہو گیا۔ کہ اس کو آئندہ ایسی حالت میں جاری رکھ سکوں۔ لہذا شروع سال ۳۴ء سے فاروق بند کرنا پڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

احمدی مشن

ایک عزیز کے سوال کا جواب

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر قلوبان)

عزیزی! ارشدکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راحت نامہ ملا۔ مگر بوجہ مصروفیت کے جلدی جواب نہ دے سکا۔ اب "کذبات" کے جواب سے فارغ ہو چکا ہوں۔ اور آپ کے خط کا جواب بتوفیقہ ارسال کرتا ہوں۔ آپ کا سوال آپ کے الفاظ میں ہی مندرجہ ذیل ہے:۔

"میرے نام اخبار فاروق جاری ہے۔ اس میں آپ کی طرف سے رسالہ "کذبات مرزا" کا جواب شائع ہو رہا ہے۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ دیگر انبیاء سابقہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وحی نازل ہوتی رہی۔ اب تمام اہل اسلام کا یہ مسلم عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء پر وحی بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی رہی۔ اور مختلف صورتوں پر نزول جبرائیل علیہ السلام ثابت ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں سے ثابت فرما کر بذریعہ اخبار الفضل یا فاروق شائع فرمائیں۔ کہ نزول جبرئیلؑ حضرت مسیح موعودؑ پر کن کن صورتوں پر ہوا"

جواباً عرض ہے۔ کہ خاکسار نے اگر یہ لکھا ہے کہ "دیگر انبیاء سابقہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وحی نازل ہوتی رہی" تو یہ حضرت اقدس کی تحریروں سے دیکھ کر ہی لکھا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک ثبوت یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ فارسی درثمین مطبوعہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۵ یہ نظم نزول المسیح صفحہ ۹۷ سے لی گئی ہے)

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا نہیں است ایمانم
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد بروالقا
واں یقینِ کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
دست غیبم بپیرد ہر دم
کرد وحیش بمن ظہور اتم
زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

ترجمہ:۔ جو کچھ میں خدا کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم میں اس کو خطا سے پاک جانتا ہوں۔ میں اسے قرآن کی طرح خطاؤں سے پاک جانتا ہوں۔ اور میرا یہی ایمان ہے۔ وہ یقین جو عیسےٰ کو اس کلام پر تھا۔ جو اس کو خدا کی طرف سے القاء ہوا۔ اور وہ یقین جو موسیٰ کو تورات پر تھا۔ اور وہ یقین جو سید السادات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے کلام پر تھا۔ میں ان سب سے یقین کے لحاظ سے کم نہیں ہوں۔ یعنی مجھے بھی اس کلام پر جو مجھ پر نازل ہوا۔ ایسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو انجیل پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف پر تھا۔ اور جو کوئی جھوٹ کہے وہ لعین ہے۔ خدا کا دست غیب ہر وقت میری پرورش کر رہا ہے۔ اس کی وحی نے مجھ پر ظہور اتم کیا ہے۔ یعنی اس کی وحی مجھ پر کامل طور پر ظاہر ہوئی ہے میرے آنے سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میرے لباس میں پوشیدہ ہے۔ یعنی میرا ظہور کل انبیاء کا ظہور ہے ؛

آپ اس پہلو کو چھوڑ کر نزول جبرائیل علیہ السلام کی مختلف صورتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کاش آپ تمام اہل اسلام کے مسلمہ عقیدہ پر ہی اکتفا کرنے کی بجائے ان مختلف صورتوں کا بھی مع ثبوت ذکر کر دیتے۔ کہ فلاں نبی پر جبرائیل علیہ السلام ان ان صورتوں میں نازل ہوئے تھے۔ اور فلاں پر ان ان صورتوں میں۔ تو خاکسار کے لئے جواب دینے میں بہت آسانی ہو جاتی۔ اور غالباً آپ کو بھی اپنے سوال کا پورا پورا جواب مل جاتا۔ لیکن چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے جو کچھ خاکسار کو حضرت اقدس کی تحریرات سے معلوم ہو سکا۔ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) کیفیت نزول وحی "جبرائیل نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے۔ تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے۔ جبرئیل نام ہے۔ اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہوتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتے کا نام روح القدس ہے۔ تو اس عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے۔ بلکہ اس کا عکس انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفّٰے آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھو گے تو موافق دائرہ مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا۔ یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اسی جگہ رہے گا۔ جہاں رہنا چاہیئے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا۔ اور عکس بھی ہر ایک جگہ ایک ہی مقدار پر نہیں پڑے گا۔ بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی۔ اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو۔ کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئیگا۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا۔ لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو۔ جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لئے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضاء چہرہ کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آئیں گے۔ پس یہی مثال جبرئیل کی تاثیرات کی ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے ولی پر جبرئیل ہی تاثیر وحی کی ڈالتا ہے۔ اور حضرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل پر بھی وہی جبرئیلی تاثیر وحی کی ڈالتا ہے۔ لیکن ان دونو وحیوں میں وہی فرق مذکورہ بالا آرسی کے شیشے اور بڑے آئینہ کا ہے یعنی اگرچہ بظاہر صورت جبرئیل وہی ہے۔ اور اسکی تاثیرات بھی وہی۔ مگر ہر ایک جگہ مادۂ قابلیت ایک ہی وسعت اور صفائی کی حالت پر نہیں۔ اور یہ جو اس جگہ میں نے صفائی کا لفظ بھی لکھدیا۔ تو یہ اس بات کے اظہار کے لئے ہے۔ کہ جبرائیلی تاثیرات کا اختلاف صرف کمیّت کے ہی متعلق نہیں۔ بلکہ کیفیت کے بھی متعلق ہے۔ یعنی صفائی قلب جو شرط انعکاس ہے۔ تمام افراد ملہمین کی ایک ہی مرتبہ پر کبھی نہیں ہوتی۔ جیسے تم دیکھتے ہو۔ کہ سارے آئینے ایک ہی درجہ کی صفائی ہرگز نہیں رکھتے۔ بعض آئینے ایسے اعلیٰ درجہ کے آبدار اور مصفّٰے ہوتے ہیں۔ کہ پورے طور پر جیسا کہ چاہیئے۔ دیکھنے والے کی شکل ان میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور بعض ایسے بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ اگر مثلاً ان میں دو نو لب نظر آویں۔ تو ناک دکھائی نہیں دیتا۔ اور اگر ناک نظر آگیا۔ تو آنکھیں نظر نہیں آتیں۔ سو یہی حالت دلوں کے آئینے کی ہے۔ جو نہایت درجہ کا مصفّٰے دل ہے۔ اس میں مصفّٰے طور پر انعکاس ہوتا ہے۔ اور جو کسی قدر مکدّر ہے۔ اس میں اسی قدر مکدّر دکھائی دیتا ہے۔ اور اکمل اور اتم طور پر صفائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو حاصل ہے۔ ایسی صفائی کسی دوسرے دل کو ہرگز حاصل نہیں "

(توضیح مرام صفحہ ۷ تا ۱۰ طبع اوّل)

---

(۲) کیفیت وحی کے بیان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول جبرئیل کی بعض صورتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو (توضیح مرام صفحہ ۷) "جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخۂ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے۔ تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیئے۔ محبِّ صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محبتِ صادقہ کا ایک عرضِ لازم ٹھیر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے۔ اور اس کے عجائبات دیکھنے کے لئے آنکھوں کی قائم مقام ہو جاتی ہے۔ اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے۔ جو زبان کے پٹھے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔ اور جب تک یہ قوت پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک انسان کا دل اندھے کی طرح ہوتا ہے۔ اور زبان اس ریل گاڑی کی طرح ہوتی ہے۔ جو چلنے والے انجن سے الگ پڑی ہو۔

لیکن یاد رہے۔ کہ یہ قوت جو روح القدس سے موسوم ہے۔ ہر ایک دل میں یکساں برابر پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسے انسان کی محبتِ کامل یا ناقص طور پر ہوتی ہے۔ اسی اندازہ کے موافق یہ جبرئیلی نور اس پر اثر ڈالتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ روح القدس کی قوت جو دونو محبتوں کے ملنے سے انسان کے دل میں جبرئیلی نور کے پرتو سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے وجود کے لئے یہ لازم نہیں۔ کہ ہر وقت انسان خدا تعالیٰ کا کلام سنتا رہے۔ یا کشفی طور پر کچھ دیکھتا ہی رہے۔ بلکہ یہ تو انوار سماویہ کے پانے کے لئے اسباب قریبہ کی طرح ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ یہ ایک روحانی روشنی روحانی آنکھوں کے دیکھنے کے لئے یا ایک روحانی ہوا روحانی کانوں تک آواز پہنچانے کے لئے منجانب اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی چیز سامنے موجود نہ ہو۔ تو مجرد روشنی کچھ دکھا نہیں سکتی۔ اور جب تک متکلم کے منہ سے کلام نہ نکلے۔ مجرد ہوا کانوں تک کوئی خبر نہیں پہنچا سکتی۔ سو یہ روشنی یا یہ ہوا روحانی جو اس کے لئے محض ایک آسمانی مؤید عطا کیا جاتا ہے جیسے ظاہری آنکھوں کے لئے آفتاب کی روشنی اور ظاہری کانوں کیلئے ہوا کا ذریعہ مقرر کیا گیا ہے "

اور جب باری تعالیٰ کا ارادہ اس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کہ اپنا کلام اپنے کسی ملہم کے دل تک پہنچاوے۔ تو اس کی اس متکلمانہ حرکت سے معاً جبرئیلی نور میں القاء کے لئے ایک روشنی کی موج یا ہوا کی موج یا ملہم کی تحریک لسان کے لئے ایک حرارت کی موج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس تموّج یا اس حرارت سے بلا توقف وہ کلام ملہم کی آنکھوں کے سامنے لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یا کانوں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ یا زبان پر وہ الہامی الفاظ جاری ہوتے ہیں۔ اور روحانی حواس یا روحانی روشنی جو قبل از الہام ایک قوت کی طرح ملتی ہے یہ دونو قوتیں اس لئے عطا کی جاتی ہیں۔ کہ تا قبل از نزول الہام الہام کے قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اگر الہام ایسی حالت میں نازل کیا جاتا۔ کہ ملہم کا دل حواس روحانی سے محروم ہوتا یا روح القدس کی روشنی دل کی آنکھ کو پہنچی نہ ہوتی تو وہ الہام الٰہی کو کن آنکھوں کی پاک روشنی سے دیکھ سکتا۔ سو اسی ضرورت کی وجہ سے یہ دونو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے ہی سے ملہموں کو عطاء کی گئیں "۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا توضیح سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:۔

(ا) جبرئیل خود چلکر ملہم کے پاس نہیں جاتا۔ بلکہ اپنی عکسی تصویر ملہم کے دل پر ڈالتا ہے۔

(ب) ہر ملہم کے آئینۂ قلب کی جیسی جیسی وسعت ہوگی اسی مقدار کا عکس اس کے دل پر پڑے گا۔

(ج) ادنیٰ سے ادنیٰ مرتبہ کے ولی پر بھی جبرئیل ہی تاثیر وحی کی ڈالتا ہے۔ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی وہی جبرئیل تاثیر وحی کی ڈالتا رہا ہے۔

(د) صفائی قلب جو شرط انعکاس ہے۔ تمام افراد ملہمین کی ایک ہی مرتبہ پر کبھی نہیں ہوتی۔ جو نہایت درجہ کا مصفّٰے دل ہے۔ اس پر مصفّٰے طور پر انعکاس ہوتا ہے۔ اور جو کسی قدر مکدّر ہے۔ اس میں اسی قدر مکدر ہے۔

(ہ) اکمل اور اتم طور پر یہ صفائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ ایسی صفائی کسی دوسرے دل کو ہرگز حاصل نہیں۔

(و) جب باری تعالیٰ کا ارادہ اس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کہ اپنا کلام اپنے کسی ملہم کے دل تک پہنچائے۔ تو اس کی متکلمانہ حرکت سے معاً جبرئیلی نور میں انقباض کے لئے ایک روشنی کی موج یا ہوا کی موج یا ملہم کی تحریک لسان کے لئے ایک حرارت کی موج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس تموج یا اس حرارت سے بلا توقف وہ کلام ملہم کی آنکھوں کے سامنے لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یا کانوں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ یا زبان پر وہ الہامی الفاظ جاری ہوتے ہیں۔

(ز) روح القدس اور روحانی حواس یہ دونوں قوتیں قبل از نزول الہام ملہم کو عطا کی جاتی ہیں۔ تا الہام کے قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے۔

اس تمام توضیح پر مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جبرئیل ہی کا نزول ہوتا رہا ہے۔ لیکن صاف لفظوں میں بھی الہام کے اندر بتایا گیا ہے۔ کہ حضور پر جبرئیل کا نزول ہوتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو (اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱) "۲ جنوری ۱۹۰۳ء کی رات کا الہام۔ جاءنی اوّل واختار واد اصبک واشار یعصمک من الاشرار ویبسط بکل من سطا۔ آئیل جبرئیل ہے فرشتہ بشارت دینے والا"

"پھر اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ کالم ۳ اور صفحہ ۶ کالم ۱ میں اس الہام کی یوں تشریح فرمائی ہے "۲ جنوری ۱۹۰۳ء صبح کی سیر۔ فرمایا رات مجھے الہام ہوا۔ جاءنی اوّل واختار واد اصبک واشار یعصمک اللہ من الاشرار ویبسط بکل من سطا۔ آئیل جبرئیل ہے فرشتہ بشارت دینے والا"

ترجمہ:۔ آیا میرے پاس اوّل۔ اور اس نے اختیار کیا (یعنی مجھے چن لیا) اور گھمایا اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا۔ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور ٹوٹے پڑیگا ہر اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا۔

فرمایا۔ ایل اصل میں ایالت سے ہے۔ یعنی اصلاح کرنے والا۔ اور سیاست کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا۔ آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے۔ کہ وہ دلالت کرے۔ کہ مظلوم کو ظالم سے بچاوے۔ اس لئے کہ آئل ہی فرشتہ کا نام رکھا۔ یہ بھی پہلے الہام سے ملتا ہے۔ انک کریم تمشی امامک وعادی کل من عادی۔ یہ چند روز پہلے کا الہام ہے۔ کہ وہ کریم ہے۔ تیرے آگے آگے چلیگا۔ اور جو تجھ سے عداوت کرے گا وہ اس سے عداوت کرے گا۔ آئل چونکہ لغت میں بمشکل مل سکتا ہوگا۔ یا کم مستعمل ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی یہ کہکر کہ آئل جبرئیل ہے فرشتہ بشارت دینے والا۔

جس طرح انبیاء علیہم السلام کے صفات ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملائکہ کے بھی صفات ہوتے ہیں۔ اور اصبک کے جو معنی ہم اس وقت کرتے ہیں۔ وہ اجتہادی ہیں۔ اصل حقیقت تو اس وقت کھلیگی۔ جب ان کا ظہور ہوگا۔ اس پر ابو سعید عرب صاحب نے عرض کی کہ کاش مجھ کو بھی جبرئیل دکھایا جاتا۔ فرمایا جب خدا آپ کو وہ آنکھیں عطا کریگا۔ تو آپ بھی دیکھ لینگے۔ وما ننزل الا بامر ربک۔ وہ تو خدا کے حکم سے نازل ہوتا ہے"

مندرجہ بالا الہام اور عرب صاحب سے حضرت اقدس کا مکالمہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جبرئیل کا نزول ہوتا ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۳ میں یہی الہام درج کر کے حضرت اقدس نے حاشیہ میں یوں تشریح فرمائی "پس اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے"

اس تشریح سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بار بار نازل ہوتے رہے ہیں۔ اور اسی بار بار نازل ہونے کی وجہ سے آئیل کے نام سے پکارے گئے۔

لہذا ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو وحی والہام اور کشوف ورویا ہوئے ہیں۔ وہ کثرت سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت ہی ہوئے ہیں۔ اب الہام کی مختلف صورتیں جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ مختصراً لکھی جاتی ہیں۔

(۱) صورت اوّل۔ الہام کی منجملہ اور کئی صورتوں کے جن پر خدا نے مجھ کو اطلاع دی ہے۔ کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی امر غیبی اپنے بندہ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی حالت میں جاری کر دیتا ہے۔ اور جو کلمات سختی اور گرانی سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ ایسی پر شدت صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں۔ جیسے گرز یعنی اولے یک بارگی ایک سخت زمین پر گرتے ہیں۔ یا جیسے تیز اور پُر زور رفتار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گھوڑے کا سُم زمین پر پڑتا ہے۔ اس الہام میں عجیب سرعت اور شدت اور ہیبت ہوتی ہے جس سے تمام بدن متاثر ہو جاتا ہے۔ اور زبان ایسی تیزی اور بارعب آواز میں خود بخود دوڑتی جاتی ہے۔ کہ گویا وہ اپنی زبان ہی نہیں۔ اور ساتھ اسکے جو ایک تھوڑی سی غنودگی اور ربودگی ہوتی ہے، وہ الہام کے تمام ہونے کے بعد فی الفور دُور ہو جاتی ہے۔ اور جب تک کلماتِ الہام تمام نہ ہوں، تب تک انسان ایک بیت کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ یہ الہام اکثر ان صورتوں میں نازل ہوتا ہے۔ کہ جب خداوند کریم و رحیم اپنی عین حکمت اور مصلحت سے کسی خاص دعا کو منظور کرنا نہیں چاہتا۔ یا کسی عرصہ تک توقف ڈالنا چاہتا ہے۔ یا کوئی اور خبر پہنچانا چاہتا ہے۔ کہ جو بمقتضائے بشریت انسان کی طبیعت پر گراں گذرتی ہے۔ مثلاً جب انسان جلدی سے کسی امر کا حاصل کر دینا چاہتا ہو۔ اور وہ حاصل ہونا حسب مصلحت ربانی اس کے لئے مقدّر نہ ہو یا توقف سے مقدّر ہو۔ اس قسم کے الہام بھی یعنی جو سخت گراں اور گران صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مجھ کو ہوتے رہے ہیں۔" (براہین احمدیہ پہلی فصل۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵)

دوسری قسم الہام کی یعنی وہ قسم جس میں کچھ ملائمت سے کلمات زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں دیکھو (صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۸)

(۲) صورت دوم الہام کی جس کا میں باعتبار کثرت عجائبات کے کامل الہام نام رکھتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ بندے کو کسی امر غیبی پر بعد دعا اس بندے کے یا خود بخود مطلع کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک دفعہ ایک بے ہوشی اور ربودگی اس پر طاری کر دیتا ہے۔ جس سے وہ بالکل اپنی ہستی سے کھویا جاتا ہے۔ اور ایسا اس بے خودی اور ربودگی اور بے ہوشی میں ڈوبتا ہے۔ جیسے کوئی پانی میں غوطہ مارتا ہے۔ اور نیچے پانی کے چلا جاتا ہے۔ غرض جب بندہ اس حالتِ ربودگی سے کہ جو غوطہ سے بہت ہی مشابہ ہے۔ باہر آتا ہے۔ تو اپنے اندر میں کچھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے۔ جیسے ایک گونج پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جب وہ گونج کچھ فرو ہوتی ہے۔ تو ناگہاں اس کو اپنے اندر سے ایک موزون اور لطیف اور لذیذ کلام محسوس ہو جاتی ہے۔ اور یہ غوطہ ربودگی کا ایک نہایت عجیب امر ہے۔ جس کے عجائبات بیان کرنے کے لئے الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ یہی حالت ہے۔ جس سے ایک دریا معرفت کا انسان پر کھل جاتا ہے۔ کیونکہ جب بار بار دعا کرنے کے وقت خداوند تعالیٰ اس حالت غوطہ اور ربودگی کو اپنے بندہ پر وارد کر کے اس کی ہر ایک دعا کا اس کو ایک لطیف اور لذیذ کلام میں جواب دیتا ہے۔ اور ہر ایک استفسار کی حالت میں وہ حقائق اس پر کھولتا ہے۔ جن کا کھلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ تو یہ امر اس کے لئے موجب مزید معرفت اور باعث عرفان کامل ہو جاتا ہے۔ بندہ کا دعا کرنا اور خدا کا اپنی الوہیت کی تجلّی سے ہر ایک دعا کا جواب دینا یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ گویا اسی عالم میں بندہ اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اور دونو عالم اس کے لئے بلا تفاوت یکساں ہو جاتے ہیں۔ جب بندہ اپنی کسی حاجت کے وقت بار بار اپنے مولیٰ کریم سے کوئی عندیہ پیش آمدہ دریافت کرتا ہے۔ اور عرفِ حال کے بعد حضرت خداوند کریم سے جواب پاتا ہے۔ اسی طرح کہ جیسے ایک انسان دوسرے انسان کی بات کا جواب دیتا ہے۔ اور جواب ایسا ہوتا ہے۔ کہ نہایت فصیح اور لطیف الفاظ میں بلکہ کبھی کسی ایسی زبان میں ہوتا ہے۔ کہ جس سے وہ بندہ ناآشنا محض ہے۔ اور کبھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ کہ جو مخلوق کی طاقتوں سے باہر ہیں۔ اور کبھی اس کے ذریعہ سے مواہب عظیمہ کی بشارت ملتی ہے۔ اور منازل عالیہ کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور قربِ حضرت باری کی مبارکبادی دی جاتی ہے۔ اور کبھی دنیوی برکتوں کے بارے میں پیشگوئی ہوتی ہے۔ تو ان کلماتِ لطیفہ و بلیغہ کے سننے سے کہ جو مخلوق کی قوتوں سے نہایت بلند اور اعلیٰ ہوتے ہیں۔ جس قدر ذوق اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو وہی بندہ جانتا ہے۔ جس کو یہ نعمت عطا ہوتی ہے۔ فی الحقیقت وہ خدا کو ایسا ہی شناخت کر لیتا ہے۔ جیسے کوئی شخص تم میں سے اپنے پکے اور پرانے دوست کو شناخت کرتا ہے۔ اور یہ الہام معظّماتِ امور میں ہوتا ہے۔ کبھی اس میں ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جن کے معنے لغت کی کتابیں دیکھکر کرنے پڑتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ یہ الہام کسی اجنبی زبان مثلاً انگریزی یا کسی ایسی دوسری زبان میں ہوا ہے۔ جس زبان سے ہم محض ناواقف ہیں۔ اس الہام کی مثالیں ہمارے پاس بہت ہیں۔" (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۸) اس سے آگے صفحہ ۲۴۲ تک وہ الہامات درج ہیں۔ جن کا ظہور آج کل ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

یہ وہ مقامِ نبوت ہے۔ جس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۲-۸۳ء میں براہین احمدیہ میں فرمائی ہے۔ اور اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر فرمائی ہے۔ اور مثال کے طور پر بہت سے الہامات پیش فرمائے ہیں۔ اور انہی الہامات کو نزول المسیح اور براہین احمدیہ حصہ پنجم اور حقیقۃ الوحی وغیرہ کتب میں اپنے صدق دعویٰ کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔

اور یہی وہ مقامِ نبوت ہے۔ جس کا ذکر مولوی محمد علی صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صفحہ ۱۳۳ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۶ء میں ان الفاظ میں فرمایا ہے "اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ سپریچوئلسٹ تکلف سے اپنے اندر وہ ربودگی کی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو نبی پر نزولِ وحی کے وقت منجانب اللہ طاری ہو جاتی ہے۔ خدا کے فضلوں میں سے جو اس سلسلہ میں شامل ہونے سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئے ہیں۔ ایک یہ بڑا فضل ہے۔ کہ آج ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امور کے لکھنے کے لئے ہمیں آنکھوں سے کام نہیں لینا پڑتا۔ بلکہ ان حالات کو ہم بچشم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کوئی شخص جو اس سلسلہ میں شامل نہیں۔ وہ دعویٰ سے اس مضمون پر قلم نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ وہ خود اس بات سے بے خبر ہے۔ کہ نزول وحی کیا ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ نزولِ وحی کے وقت عموماً انبیاء پر ایک حالت ربودگی کی طاری ہو جاتی ہے۔ اس ربودگی کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا کلام پاک دوسرے عالم سے آتا ہے۔ اس لئے جب تک اس طرف سے انقطاع کلی کر کے دوسرے عالم میں انسان اپنے آپ کو نہ پائے۔ اس وقت تک وہ دوسرے عالم کی حالت کو مشاہدہ بھی نہیں کر سکتا۔ مگر یہ ربودگی کی حالت ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ معمولی اسباب میں سے کسی سبب کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ یکایک ہی یہ حالت آتی ہے۔ اور جب نزول وحی ہو چکتا ہے۔ تو پھر ہی وہ حالت جاتی رہتی ہے +

---

(۳) صورت سوم الہام کی یہ ہے۔ کہ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ دل میں کوئی کلمہ گذر جاتا ہے۔ جس میں وہ عجائبات بہ تمام و کمال نہیں ہوتے۔ کہ جو دوسری صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس میں ربودگی اور غنودگی بھی شرط نہیں۔ بسا اوقات عین بیداری میں ہو جاتا ہے اور اس میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا غیب سے کسی نے وہ کلمہ دل میں پھونک دیا ہے یا پھینک دیا ہے۔ انسان کسی قدر بیداری میں ایک استغراق اور محویت کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی بالکل بیدار ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک نووارد کلام اس کے سینے میں داخل ہے۔ یا کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ معاً وہ کلام دل میں داخل ہوتے ہی اپنی پُر زور روشنی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور انسان متنبہ ہو جاتا ہے۔ کہ خدا کی طرف سے یہ القا ہے۔ اور صاحب ذوق کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے تنفسی ہوا اندر جاتی اور تمام دل و غیرہ اعضاء کو راحت پہنچاتی ہے۔ ویسا ہی وہ الہام دل کو تسلی اور سکینت اور آرام بخشتا ہے۔ اور طبیعت مضطرب پر اسکی خوشی اور غنی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک باریک بھید ہے جو عوام لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ مگر عارف اور صاحب معرفت لوگ جن کو حضرت واہب حقیقی نے اسرارِ ربانی میں صاحب تجربہ کر دیا ہے۔ وہ اس کو خوب سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اور اس صورت کا الہام بھی اس عاجز کو بارہا ہوا ہے۔" (بقیہ حاشیہ در حاشیہ ۱ صفحہ ۲۴۷)

---

(۴) صورت چہارم۔ الہام کی یہ ہے۔ کہ رویا رصادقہ میں کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے۔ یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے۔ یا کوئی تحریر کاغذ یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے۔ جس سے کچھ اسرارِ غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وغیرہا من الصور" (اس سے آگے کچھ نمونے الہام کی اس صورت کے بیان فرمائے ہیں) (بقیہ حاشیہ در حاشیہ ۱ صفحہ ۲۴۸)

---

(۵) صورت پنجم الہام کی وہ ہے۔ جس کا انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ ایک خارج سے آواز آتی ہے۔ اور یہ آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے ایک پردے کے پیچھے سے کوئی آدمی بولتا ہے۔ مگر یہ آواز نہایت لذیذ اور شگفتہ اور کسی قدر سرعت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور دل کو اس سے ایک لذت پہنچتی ہے۔ انسان کسی قدر استغراق میں ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ یہ آواز آجاتی ہے۔ اور آواز سن کر وہ حیران رہ جاتا ہے۔ کہ کہاں سے یہ آواز آئی۔ اور کس نے مجھ سے کلام کی۔ اور حیرت زدہ کی طرح آگے پیچھے دیکھتا ہے۔ پھر سمجھ جاتا ہے۔ کہ کسی فرشتہ نے یہ آواز دی۔ اور یہ آواز خارجی اکثر اس حالت میں بطور بشارت ہوتی ہے۔ کہ جب انسان کسی معاملہ میں نہایت متفکر اور مغموم ہوتا ہے۔ یا کسی بدخبری کے سننے سے کہ جو اصل میں محض دروغ تھی۔ کوئی سخت اندیشہ اس کو دامنگیر ہو جاتا ہے۔ مگر صورت دوم کی طرح اس میں مکرر دعاؤں پر اس آواز کا صادر ہونا مشہود نہیں ہوا۔ بلکہ ایک ہی دفعہ اسی وقت کہ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کوئی فرشتہ غیب سے ناگہانی طور پر آواز کرتا ہے۔ برخلاف صورت دوم کے کہ اس میں اکثر کامل دعاؤں پر حضرت احدیت کی طرف سے جواب صادر ہونا مشہود ہوا ہے۔ اور خواہ سو مرتبہ دعا اور سوال کرنے کا اتفاق ہو۔ اس کا جواب سو مرتبہ ہی حضرت فیاض مطلق کی طرف سے صادر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ متواتر تجربہ خود اس خاکسار کا اس بات کا شاہد ہے"

صورت دوم کی اسی کیفیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے "بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں۔ ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں"

دعائے مغفرت: "میرے والد سید حیات شاہ صاحب ساکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۴ ۱۲ دسمبر کی درمیانی شب بمرض تنویہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین والسلام

(سید احمد علی مفتی جماعت احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عثمان پور ریاست جیند میں عظیم الشان مناظرہ

حنفی علماء کی کھلی ذلت

انصار اللہ سامانہ کا ایک تبلیغی وفد ۱۲ر نومبر کو عثمان پور پہنچا۔ رات کو مسجد میں جلسہ کیا گیا جس میں خاکسار اور محترم جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ نے "صداقت الاسلام" و "صداقت احمدیت" پر تقریریں کیں۔ جن کا بفضلہ تعالیٰ سامعین پر بہت عمدہ اثر ہوا۔

مناظرہ ۱۴ر۔ مولوی عبدالرحیم صاحب امام جامع مسجد و مدرس مدرسۃ القرآن پٹیالہ اپنے گھر آئے ہوئے تھے۔ آپ کو چودھری عبدالرحمٰن صاحب غیر احمدی نمبردار نے مجبور کیا۔ کہ وہ "وفات مسیح" اور "آجرائے نبوت" پر احمدیوں سے مناظرہ کرے۔ چونکہ آپ ہمیشہ اپنی فتح کی ڈینگیں مارا کرتے تھے۔ اور اپنے معتقدین سے کہا کرتے تھے۔ کہ جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب سنور میں ہمارے مقابلہ سے بھاگ گئے۔ اور مکان کا دروازہ بند کر کے جان چھڑائی" اس لئے اس وقت انکار کرنا مشکل ہو گیا۔ طوعاً و کرہاً مناظرہ کے لئے تیار ہو کر مسجد میں آ گئے۔

ہر دو مضامین پر مناظرہ ہوا۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ غیر احمدی مولوی کو نمایاں شکست نصیب ہوئی۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے ہر چہار طرف سے لاجواب ہو کر کہا۔ کہ "میں مناظرہ کے لئے تیار ہو کر نہیں آیا۔ کتب میں پٹیالہ چھوڑ آیا ہوں۔ اور میری رخصت آج ختم ہے۔ اس لئے اب میں مناظرہ نہیں کر سکتا۔ چونکہ مجھے تمہارے متعلق اتنی واقفیت نہیں۔ اسلئے میں مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ انجمن حنفیہ پٹیالہ کو بلاؤں گا۔ اور اس کے لئے ۱۴ و ۱۵ شعبان تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ بعد ان دونوں مضامین پر مناظرہ کیا جاوے۔" جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں اکثر باہر جاتا رہتا ہوں۔ اس لئے آپ چار روز قبل اطلاع دیدیں۔ تاکہ اگر میں سامانہ نہ ہوں تو سیکرٹری صاحب تبلیغ مجھے بلا لیں یا اور کوئی کام ہو۔ تو اس کو ملتوی کر دیا جائے۔"

اس مناظرہ کے لئے یہ شرائط طے ہوئیں:۔

(۱) مناظرہ ۱۴ر۱۵ر شعبان کو بمقام عثمان پور ہوگا:۔

(۲) حنفیوں کی طرف سے مولوی عبدالحمید خانصاحب پٹیالوی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب سامانوی مناظر ہوں گے۔

(۳) مضامین مناظرہ "وفات و حیات مسیح" اور "آجرائے نبوت" پر ہوگا۔

(۴) اپنے دعاوی کے ثبوت میں فریقین کو قرآن کریم۔ احادیث۔ ان کے بعد اقوال بزرگان امت پیش کرنے ہونگے۔

۱۳ر نومبر کو ۱۱½ بجے وفد نہایت کامیابی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوا واپس ہوا۔

غیر احمدی مولویوں کی پہلی وعدہ خلافی

چونکہ ۱۳ر نومبر کے مناظرہ کا غیر احمدی پبلک پر نہایت عمدہ اثر ہوا تھا۔ اور ان میں سے بعض نے حتیٰ کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کے لڑکے نے بھی اپنے والد کی ناکامی کا اقرار کیا۔ اس لئے مولوی صاحب اسی روز پٹیالہ جا کر جماعت حنفیہ کے ہیرو مشہور زبان دراز مولوی عبدالحمید کو لیکر ۱۴ر نومبر کو سامانہ آ گئے۔ اور اسے مسجد نیاراں کے حجرہ میں چھپا کر ۱۵ر نومبر کی صبح کو احمدیہ مسجد میں آئے۔ اور کہا کہ "میں کتابیں لے آیا ہوں۔ اس لئے عثمان پور چلو تاکہ مناظرہ ہو جائے"۔ خاکسار نے مولوی صاحب کو ان کے وعدہ اور تقرری تاریخ کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ آپ تو ایک دفعہ ذلت اور ناکامی کا منہ دیکھ چکے ہیں۔ اب آپ کیا مناظرہ کریں گے۔ بہتر ہو تا کہ آپ عبدالحمید صاحب کو لے آتے"۔

پہلی کذب بیانی

جامع مسجد کے امام نے مسجد میں بیٹھ کر جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا۔ اور کہا کہ "عبدالحمید تو پھر کبھی آجاویگا۔ آج تو میں ہی مناظرہ کروں گا"۔

چونکہ اس روز جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے موضع چابھہ جانا تھا۔ اس لئے غیر احمدی مولویوں کی وعدہ خلافی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ۱۵ر نومبر تاریخ مناظرہ مقرر کی گئی۔ بعد میں ایک احمدی دوست نے پتہ لگایا۔ کہ عبدالحمید بھی آیا ہے۔ مگر اس کی آمد کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔

حنفی مولویوں کی دوسری کذب بیانی

یہ ہے۔ کہ انہوں نے ۱۵ر نومبر کو عثمان پور پہنچ کر بیان کیا کہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب کئی دفعہ ہمارے مقابلے سے بھاگ چکے ہیں"۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

تیسری کذب بیانی

عبدالحمید نے بیان کیا۔ کہ "میں آج مولوی فضل الرحمٰن صاحب کے مکان پر ہو کر آیا ہوں۔ وہ وہاں نہیں کہیں بھاگ گئے ہیں۔ جب تک میں یہاں ہوں۔ کوئی احمدی اور خصوصاً مولوی صاحب ہرگز نہ آئیں گے"۔

۱۶ر نومبر کو علی الصبح غلامان حضرت محمود ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے امیر صاحب کی قیادت میں دعائیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ اور ۹½ بجے عثمان پور پہنچے۔ جن کو دیکھکر سنجیدہ اور منصف مزاج غیر احمدیوں نے اپنے مولویوں کی کذب بیانی پر سخت اظہار نفرت کیا۔ ادھر مولوی صاحبان نے بھی حیلے بہانے کرنے شروع کئے بالآخر تمام خدا خدا کر کے مسجد میں آئے۔ اور مناظرہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نے طے شدہ شرائط کو دہراتے ہوئے غیر احمدی مولویوں سے حیات مسیح کے ثبوت میں تقریر کرنے کو کہا۔ مگر وہ تو فرار کے لئے بہانہ تلاش کر رہے تھے۔ اس لئے کہنے لگے۔ کہ ہم "حیات مسیح" پر تقریر نہ کرینگے۔ بلکہ مرزا صاحب کے صدق وکذب اور آپ کے اسلام پر بحث کریں گے۔" اور مدعی کو ایک تقریر سے زیادہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ آخری تقریریں بہرصورت ہماری ہونگی۔"

خاکسار نے بحیثیت پریذیڈنٹ جناب مولوی فضل الرحمن صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ملاں نے بحث نہ کریں گے۔ ان کا منشاء صرف شور مچانا اور خلقت کو دھوکہ دینا ہے۔ اس لئے بہتر ہو۔ کہ آپ پہلی یا پچھلی تقریر کا خیال چھوڑ کر خود ہی تقریر شروع فرمادیں۔ پبلک حق و باطل کا خود فیصلہ کریگی۔

مناظرہ کی خبر سنکر سامانہ سے بہت سے ہندو اور غیر احمدی وہاں پہنچ چکے تھے۔ جنہوں نے ابتدائی گفتگو سنکر کہدیا۔ کہ غیر احمدی مولوی جان چھڑا کر بھاگنا چاہتے ہیں۔

احمدی مناظر صاحب نے ملانوں کی وعدہ خلافیاں دوہراتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ ہم احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اس لئے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے میں خود ہی اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ شرائط طے شدہ کی پوری پابندی کروں گا۔ اور قرآن و حدیث سے پہلے وفات مسیح ناصری کا ثبوت دوں گا۔ اس کے بعد "اجرائے نبوت" پھر اگر وقت رہا تو "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر بھی اظہار خیالات کروں گا۔"

صاحب موصوف نے قرآن کریم کی بارہ آیات پیش کرکے وفات مسیحؑ کا ثبوت دیا۔ جس کے جواب میں عبدالحمید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات پر سوقیانہ اعتراضات شروع کردیئے۔ اور احمدی مناظر کی پیش کردہ دلائل میں سے کسی دلیل کو توڑنا۔ تو درکنار چھوا تک بھی نہیں۔ پبلک نے متفقہ طور سے اندازہ لگایا۔ کہ "مولوی" عبدالحمید کے پاس حیات مسیح کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہندو صاحبان نے بھی کہا۔ کہ "جو شخص اپنے مذہبی گرنتھ یعنی الہامی کتاب سے اپنے دعویٰ کا ثبوت نہ دے سکے۔ اور نہ ہی مخالف کی دلیل کو توڑ سکے۔ وہ حق پر نہیں ہوسکتا۔"

جب پبلک پر اچھی طرح آشکارا ہوگیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام واقعی فوت ہوچکے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا دعویٰ کرنے والوں کے پاس قرآن کریم کی رُو سے کوئی ایک دلیل بھی نہیں۔ پھر احمدی مناظر صاحب نے "اجرائے نبوت" کے ثبوت میں قریباً دس آیات پیش کیں۔ ان تمام دلائل کے جواب میں انا خیرٌ منہ کے مدعی نے صرف ایک دلیل پیش کی۔ جو اس کے خیال میں بڑی زبردست تھی۔ اور وہ سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کذابون الحدیث تھی۔ جس کو پڑھکر اس نے کہا۔ کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دروازہ نبوت بعد آنحضرت صلعم بکلی مسدود ہے۔ اور ہر شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ دجّال ہوگا۔"

اس پر احمدی مناظر کی زبردست اور مسکت خصم جرح سے مجروح ہوکر ملاں جی ایسے دم بخود ہوئے۔ کہ پھر آخر تک یہ حدیث آپ کی زبان پر نہ آئی۔ چنانچہ مولوی فضل الرحمن صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا ہر نبی دجّال اور کذاب ہے۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ جب تمہارا مزعومہ مسیح آسمان سے آئیگا۔ تو وہ نبی ہوگا یا غیر نبی۔ اگر کہو۔ کہ غیر نبی ہوگا۔ تو یہ قرآن کریم کی رُو سے غلط ہے۔ کیونکہ اٰتنی الکتٰب وجعلنی نبیاً این ماکنت اس کی تردید کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں آیت کریمہ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم اور فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول اور نبی اپنے عہدہ نبوت سے معزول نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ عقائد حنفیہ میں بھی یہ بات داخل ہے۔ کہ نبی اپنی نبوّت سے معزول نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ قصیدہ امالی میں آیا ہے ؎

وان الانبیاء لفی امان
من العصیان عمداً او الخطا

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام عمداً گناہ کرنے اور نبوّت سے معزول ہونے سے امن وامان میں ہیں۔ اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی نبوّت سے معزول نہیں ہوسکتے۔ تو پھر ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ وہ یہ کہ جب آئیں بحیثیت نبی آئیں۔ اور تمہارے عقیدہ کے رُو سے جو دعویٰ نبوت کریگا۔ وہ کذاب اور دجّال ہوگا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ تمہارے مزعومہ مسیح بھی اسی حدیث کے ماتحت آئیں گے۔ اور وہ بھی اپنے دعویٰ میں صادق نہ ہوں گے۔ اور جو شخص ان کی نبوّت پر ایمان لائے گا۔ وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

الزامی جواب دینے کے بعد آپ نے اس کا تحقیقی جواب یہ دیا۔ کہ سیکون میں حرف س مضارع پر آنے سے مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد مستقبل قریب میں تیس جھوٹے مدعیان نبوّت پیدا ہونگے۔ جو اپنے دعویٰ نبوت میں کذاب ہوں گے۔ ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کذاب نہیں ہوں گے۔ ان کے بعد آنے والا مسیح اس حدیث کے تحت میں نہ ہوگا۔ بلکہ وہ صادق اور منجانب اللہ ہوگا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ کیف تھلک امتہ انا اولھا و آخرھا مسیح ابن مریم یعنی وہ اُمت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے اوّل میں میں اور آخر میں مسیح موعود سا انسان ہے۔ علاوہ ازیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعودؑ کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ لیس بینی وبینہ نبیٌ۔ کہ میرے اور آنے والے مسیح موعود کے درمیانی عرصے میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ جو اس مدت میں نبوت کا دعویٰ کریگا۔ وہ دجال ہوگا۔ نبی یا میں ہوں یا مسیح موعود نبی ہوگا۔

اکمال الدین شرح مسلم میں لکھا ہے۔ کہ یہ تعداد پوری ہو چکی"۔ فاضل مقرر کے اس زبردست جواب کو سنکر ہر چہار طرف سے جزاک اللہ اور مرحبا کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ غیر احمدی مولوی نے اپنے عجز کا اقرار ان الفاظ میں کیا۔ کہ "یہ حدیث میں نے پیش تو نہ کرنی تھی۔ غلطی سے میری زبان سے نکل گئی"۔ اس پر تمام مجمع بے اختیار ہنس پڑا۔ اور "مولوی" صاحب کو بھی شرمندہ ہونا پڑا۔

دونو مضامین میں جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے بعد جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر چھ سات معیار قرآن کریم سے پیش کئے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مبارک پر چسپاں کر کے آپ کی صداقت ثابت کی جس کے جواب میں حنفی مولوی نے قرآن کریم کی کھلی کھلی تکذیب شروع کر دی۔ اور کہا کہ "مدعی نبوت کی پہلی زندگی کا پاک ہونا اس کے سچا ہونے کی دلیل نہیں۔ اور مدعی نبوت کا متواتر تیئیس سال تک زندہ رہنا اور باوجود اپنی وحی و الہامات پیش کرنے کے آنحضرت صلعم کی مدت وحی کے برابر زندہ رہنا اس کی نبوت کو ثابت نہیں کرتا کیونکہ بہت سے جھوٹے مدعیان باوجود اپنے دعویٰ میں کاذب ہونے کے تیئیس ۲۳ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ زندہ رہے۔ اور کسی مدعی کا باوجود مخالفت اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جانا بھی اس کی صداقت کی دلیل نہیں کیونکہ بہت سے کاذب مدعیان نبوت باوجود مخالفت کامیاب ہوئے۔ یہ غلط ہے۔ کہ عذاب رسول کے انکار کی وجہ سے آتے ہیں۔ ان کا کوئی تعلق رسول کے وجود کے ساتھ نہیں وغیرہ وغیرہ"۔

اس کے جواب میں احمدی مناظر نے ایک ایک معیار کو لے کر کمال وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ایک طرف آیات قرآنیہ رکھیں۔ اور دوسری طرف حنفی مولوی کا جواب اور بتلایا۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں قرآن کریم سے بھی انکار کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بتلایا۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ کہ میں نے تم میں قبل از دعویٰ نبوت ایک لمبی عمر گذاری۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ میری دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر کوئی عیب پکڑو۔ جس پر دشمن مجبور ہو علیک آلا صدقاً کہتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم نے سوائے سچ کے اور کبھی کچھ تجربہ نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو اسی اقرار کی رُو سے ملزم فرماتا ہے۔ کہ جب اس کی پہلی زندگی کے پاک ہونے کا خود اقرار کرتے ہو۔ تو آج اس کی صداقت پر کیوں معترض ہو۔ عمراً ایک خاص عمر جوانی کی عمر کا پاک ہونا مدعی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔ اب خدا تعالیٰ تو مدعی نبوت کی پہلی زندگی کے پاک ہونے کو اس کی صداقت کی دلیل میں پیش فرماتا ہے۔ اور "مولوی" صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ حاضرین خود فیصلہ کر لیں۔ کہ مولوی صاحب کیسے مسلمان ہیں؟

اسی ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج دعویٰ سے پہلی زندگی کے متعلق اور پھر ایڈیٹر اشاعت السنہ سے اس کا ثبوت پیش کرتے ہوئے حضور کی صداقت کو پیش کیا۔

پھر آپ نے آیت کریمہ لو تقول علینا بعض الاقاویل کی نسبت فرمایا۔ کہ تقوّل باب تفعّل سے ہے۔ جس میں بناوٹ پائی جاتی ہو۔ اور اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔ کہ وہ مدعی لفظی الہام کا قائل ہو۔ اور متواتر تیئیس ۲۳ سال اپنے دعویٰ کا اعلان کرے۔ اور الوہیت کا مدعی نہ ہو۔ پھر اگر وہ تیئیس سال تک زندہ رہا ہو۔ تو ایسی صرف ایک مثال پیش کر دیں۔ اور میرا دعویٰ ہے۔ کہ آپ قیامت تک اس کا ثبوت نہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ جس دلیل کے آگے دشمنان اسلام بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔ آج "مولوی" کہلانے والے اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ چونکہ شرائط میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ قرآن و حدیث کے بعد اقوال بزرگان اُمت سے اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کیا جائے۔ میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں شرح عقائد نسفی صـ۱۲ کی عبارت پیش کرتا ہوں۔ جس میں لکھا ہے۔ فان العقل یعجز بامتناع اجتماع ھذہ الامور فی غیر الانبیاء فی حق من یعلم انہ یفتری علیہ ثم یمھلہ ثلاثا و عشرین سنۃ۔ کہ عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے۔ کہ یہ باتیں ایک غیر نبی میں جمع ہو جائیں۔ اس شخص کے حق میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ وہ خدا پر افترا کرتا ہے۔ پھر اس کو تیئیس سال کی مہلت دے"۔

اس معیار کی تکذیب کر کے مولوی صاحب یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ان کا نہ قرآن کریم پر ایمان ہے۔ اور نہ آنحضرت صلعم کو اپنے دعویٰ میں صادق سمجھتے ہیں۔ اور نہ انہیں اپنے بزرگوں کی تحریرات پر اعتماد ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب نے اور آیات کی طرح اس آیت کی بھی تکذیب کی ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ عذاب بغیر رسول کے آسکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عذاب کا آنا رسول کے وجود کو ثابت نہیں کرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولو انا اھلکنٰھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولاً فنتبع اٰیاتک من قبل ان نذلّ ونخزیٰ۔ کہ اگر ہم رسول سے پہلے عذاب بھیج دیں۔ تو ان لوگوں کا یہ عذر رہ جائے۔ کہ مولا تو نے ہماری طرف عذاب سے پہلے رسول کیوں نہ بھیجا۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لے آتے۔ اور ذلیل و رسوا نہ ہوتے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی امھا رسولاً۔ الایۃ۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بار بار فرماتا ہے۔ کہ میں کبھی عذاب نازل ہی نہیں کرتا۔ جب تک کہ پہلے اپنا رسول مبعوث نہ کر دوں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پہلے رسول مبعوث ہوتا ہے۔ جب اس کی تکذیب کی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ "یہ غلط ہے۔ کہ عذاب رسول کے انکار کی وجہ سے آتا ہے"۔ یہ فیصلہ حاضرین خود کریں۔ کہ کلام الٰہی قابل قبول ہے۔ یا کسی نیم ملاں کی خرافات ؛

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ دونوں میں سے جو ظالم ہوگا۔ اس کو اس کے ارادہ میں کامیاب نہ کروں گا۔ جیسا کہ انہ لا یفلح الظالمون سے ثابت ہے۔ مگر ملاں جی کہتے ہیں۔ کہ یہ دلیل ٹھیک نہیں۔ کیونکہ مفتری علی اللہ بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اب سامعین خود فیصلہ کریں۔ کہ جو شخص قرآن کریم کی ایسی کھلی تکذیب کرے۔ وہ مولوی تو کجا ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی ہو سکتا ہے؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ قرآن کریم کا علم اللہ تعالیٰ نے مولویوں سے چھین لیا ہے۔ جس کا زندہ نمونہ عبدالحمید کا وجود آپ کے سامنے ہے۔ جس نے تین گھنٹے میں قرآن کریم کی ایک آیت بھی نہیں پڑھی اور نہ ہی وہ قرآن جانتا ہے۔ اور نہ قرآن کریم کا علم ناپاک اور گندے آدمی کو آ سکتا ہے۔ (باقی دارد) (زین الدین احمدی عباسی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سلمانہ)

(رضاء الاسلام ہر مسلم قادیان میں سنو اور پڑھو اگر قادیان سے نہ ملے تو ہمیں لکھو)

جلسہ سیرۃ النبی قادیان پر نعتیہ مشاعرہ

"صدائے حق سے جہان باطل کی جس نے بنیاد تک ہلا دی"

نبی ہمارا خدا کا پیارا وہ ہے محمد ہمارا ہادی
صدائے حق سے جہان باطل کی جس نے بنیاد تک ہلا دی
جو شرک و ظلمت کے بادلوں سے گھری ہوئی تھی عرب کی وادی
وہ آ کے فیض قدم سے اپنے تمام ارض حرم بنا دی
اسی کی آواز پر خدا نے ازل سے رکھا اثر بلا کا
کہ بھولی دنیا جو سو رہی تھی وہ خواب غفلت سے سب جگا دی
وہ ایک موہوم ہستی جس کو سمجھ رہے تھے سب اہل دنیا
وہ ذات مخفی اسی مقدس نے آ کے ان آنکھوں سے دکھا دی
وہ ساقئ کوثر مطہر کہ قوت قدسیہ سے جس نے
کروڑوں معبودوں سے چھوڑا کر شراب توحید کی پلا دی
ہزاروں صدیوں کے مردہ دلوں کو رب نے بخشی حیات ابدی
ہمارے آقا عرب کے والی نے آ کے دامن سے جب ہوا دی
اسی کی تعلیم پاک ہے وہ کہ جو ہے ہر علم کا خزانہ
علوم روحانی ہوں کہ بدنی تمدنی ہوں کہ اقتصادی
تمام قوموں کے رہنماؤں کی کر دی عزت جہان میں قائم
جو پاک بندوں پہ طعن کرتے ہیں تم سمجھ لو انہیں فسادی
خدا نے دین محمدی کی محافظت کا اوٹھایا بیڑا
کہ رہتی دنیا تلک جہاں میں رہیگی قائم یہی منادی
جو اس کے رستے میں ہوگا حائل خدا کی غیرت سے ہوگا گھائل
یہ تجربہ جس نے کرنا چاہا خدا نے فوراً اسے سزا دی
گناہ گاروں کا ہے سہارا وہ شاہ ہر دوسرا ہمارا
عدو بھی جب ہو کے نادم آیا تو ساری ناراضگی بھلا دی
اسی کے قدموں میں بس ملیگا فلاح دارین کا خزانہ
جو دور اس در سے اب رہیں گے ہے انکے حصہ میں نامرادی
خدا کے منظور بننا چاہو تو میرے آقا سے لو لگا لو
یقین کامل سے پھر سمجھ لو کہ حق نے بگڑی ہوئی بنا دی

(گودبھری) (زین الدین احمدی عباسی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سلمانہ)

حبِ اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کیلئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حبِ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبِ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بناتی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کیلئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ عدد۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ عدد روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف ؛

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان